السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اذان مغرب کے بعد اور نماز سے پہلے ۔۔۔جب کہ اذان اور اقامت کے درمیان وقت بہت کم ہوتا ہے۔۔۔تحیۃ المسجد اور نفل پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جو شخص نماز فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک مسجد میں رہے کیا اس کے لئے طلوع آفتاب کے وقت ضحیٰ کی دو رکعات پڑھنا جائز ہے۔؟ نیز یہ فرمایئے کہ نماز ضحیٰ کا مسنون وقت کونسا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تحیۃ المسجد سنت موکدہ ہے۔جسے تمام اوقات حتیٰ کہ ممانعت کے اوقات میں بھی علماء کے صحیح قول کے مطابق ادا کیا جا سکتا ہے۔کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عموم کا یہی تقاضا ہے کہ:

اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین (صحیح البخاری)

''تم میں سے کوئی جب بھی مسجد میں آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔'' (متفق علیہ)

اذان مغرب کے بعد اور اقامت سے پہلے نماز سنت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"صلوا صلاۃ المغرب"۔"صلوا صلاۃ المغرب"۔قال فی الثالثۃ لمن شاء (صحیح بخاری)

''مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔مغرب سے پہلے نماز پڑھو اور تیسری بار آپ نے فرمایا کہ جو چاہے وہ پڑھے۔''

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا معمول یہ تھا۔کہ جب اذان مغرب ہوجاتی۔تو وہ اقامت سے پہلے جلدی سے دو رکعات پڑھ لیتے تھے'نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھتے اور منع نہ فرماتے بلکہ آپ نے تو اس کا حکم بھی دیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔

جواب نمبر 2۔ضحیٰ کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہوجائے اور اس وقت تک رہتا ہے جب سورج ظہر سے پہلے کھڑا ہوجائے۔(یعنی نصف النہار کے وقت جب ابھی زوال شروع نہیں ہوا ہوتا) اور افضل وقت وہ ہے جب دھوپ گرم ہوجائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

صلاۃ الاوابین حین ترمض الفصال (صحیح مسلم)

''اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے۔جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلتے ہیں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج1ص432

محدث فتویٰ